شگفتہ -
خوشتر (ممتاز احمد خاں) -

گل افشانیاں

نعت گو شعراء کا انتخابی سلسلہ

(۱۰)

از

ڈاکٹر ممتاز احمد خاں خوشتر کھنڈوی

مرتبہ

ساجد صدیقی ★ والی آسی

یکے از مطبوعات مکتبہ دین و ادب۔ کچّا احاطہ لکھنؤ

فروری سنہ ۱۹۶۷ء

ترتیب

حرفِ آغاز
خطبۂ صدارت مشاعرۂ نعت ایلیچ پور
نعتیں
حمد
راہ ہدایت
دِل کے مکان میں
اعترافِ گناہ
نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ترا خُلقِ عظیم
سبھی کو مصطفیٰ کی آرزو ہے
دولت دین و دنیا
اُن کا جود و کرم
بحرِ کرم کا آسرا
دو شعر
جہان سے عزیز
تم پر سلام اور صلوٰۃ
حمد کے متفرق مقطعے
نعت کے متفرق مقطعے
سلام بحضور سیدنا امام حسین رضؓ
پاک داماں ہیں حسین رضؓ
حسین رضؓ جیسا بشر نہیں ہے

خوش تر نصیب اُس کے ہیں میدان حشر میں
جسکو ہجومِ یاس میں خیر البشرؐ ملے

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حرفِ آغاز

الحمدللہ۔ "نعت گو شعراء کے انتخابی سلسلہ" میں ہم (مدھیہ پردیش کے) ایک اہم اور صاحب طرز نعت گو شاعر ڈاکٹر ممتاز احمد خاں خوشتر کھنڈوی کے کلام کا اضافہ بصورت "گل افشانیاں" کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر ممتاز احمد خاں خوشتر کھنڈوی کو اگر ایک طرف "داغ کے گھرانے کی پروردہ زبان ورثہ میں اپنے اُستاد پیر خمخانہ سخن حضرت مولانا ناطق صاحب گلاؤٹھوی کے توسط سے ملی جس نے ان کی شاعری میں تازگی، شگفتگی، سلاست اور روانی پیدا کی،" تو دوسری طرف اُنھیں اُن کے خاندانی بزرگوں خصوصاً اپنے والد اور والدہ سے عشقِ خدا و رسول (صلی اللہ علیہ وسلم کا نیک، صادق اور پاک جذبہ ملا جس نے اُن کے دِل اور اُن کے دماغ پر روحانیت کے وہ گہرے نقوش ثبت کئے کہ اُن کی غزلیہ شاعری بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی جس کا بیّن ثبوت اُن کا مجموعۂ کلام "افکار خوشتر" ہے جس کی تقریباً ہر غزل میں دو ایک شعر ایسے ضرور موجود ہیں جنکو حمد و نعت کے زُمرے میں رکھا جا سکتا ہے، یہ خصوصیت مقطعوں بہ کثرت نظر آتی ہے۔ چند اُن میں سے اس انتخاب میں بھی درج کردئے ہیں۔

خوشتر صاحب نے شاعری کی ابتدا گو کہ غزل سے کی ہے لیکن حمد و نعت و منقبت کی شاعری اُن کے دل اور دماغ دونوں کی صحیح ترجمانی کرتی ہے۔ اُن کی نعتیہ شاعری بازاریت، رکاکت اور ابتذال سے یکسر پاک و صاف ہے۔ صحیح اسلامی تصورات، نبیؐ کو خدا اور خدا کو نبیؐ بنانے والی بات سے انحراف اور احترام اُن کی نعتوں کا خاصہ ہے جو خاصانِ خدا اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے ایک نعمتِ بے بہا ہے۔

اردو کی نعتیہ شاعری میں عام طور پر جس خلوص اور نشتریت کی کمی محسوس ہوتی ہے وہ آپ کو زیر نظر مجموعہ انشاءاللہ محسوس نہ ہوگی۔ بلکہ کہیں "ربِ جلیل" کی محبت اور وحدانیت کے نغمے گونجتے ہوئے سنائی دیں گے تو کہیں "حبیبِ ربِ جلیل" کی عقیدت و ارادت نغمہ ہائے نعت میں سموئی ہوئی ملے گی۔

اس مختصر سے حرفِ آغاز کے بعد مولانا آسی (مرحوم) اس شعر پر ختم کرتا ہوں ؎

میں نے تو چند اشکِ ندامت کیے ہیں پیش
یہ تیرا کام ہے کہ انہیں تو گہر بنا

مرتبین

ساجد صدیقی　　　والی آسی

خطبۂ صدارت

مشاعرۂ نعت ۔ ایلیچپور

از ڈاکٹر ممتاز احمد خاں خوشتر کھنڈوی

● معزز حضرات! میں آپ صاحبان کا تہ دل سے شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھ جیسے ناچیز ہیچمداں کو اتنی بڑی جمعیت کے سامنے ایسے اہم اور نیک شگون موقع پر اور اس آستانِ پاک پر جہاں شہنشاہوں کے سر بھی سرنگوں ہو جاتے ہیں مشاعرے کی صدارت کے فرائض انجام دینے کا موقع عنایت فرمایا ہے۔ وقت قلیل اور مضمون مشکل۔ لہذا میں نے اپنے خیالات کو مندرجہ ذیل چند سطور میں قلمبند کر دیا ہے اور غیر مسلم معزز حضرات کی تقریروں کے کچھ اقتباسات پیش کرتا ہوں۔

حضرات اللہ تعالیٰ نے اپنے دو نبیوں کو اسلام کا نمونہ بنا کر دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اسلام کا پہلا نمونہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور اسلام کا آخری نمونہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آیئے ان کے باہمی تعلق کو ایک مثال سے واضح کریں۔ آپ لوگ جب مکان بنانا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے اس کا نقشہ کھینچتے ہیں۔ اس کے بعد اس کی بنیادیں قائم کرتے ہیں اور سب سے آخر نقشے کے مطابق دالان۔ ڈیوڑھی اور چوبارہ بنا کر تمام عمارت کو مکمل کر دیتے ہیں۔ اسلام کی مثال بھی یہی ہے اسلام ایک عظیم الشان محل ہے اس محل کا نقشہ کھینچنے والا خداوندِ عالم ہے۔ اور نقشۂ الٰہی کے مطابق محل کی بنیاد رکھنے والے حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ اور حضرت

ابراہیمؑ کی بنیادوں پر محل کو مکمل کر دینے والے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

حضرت محمدؐ کا پیغام اسلام ہے۔ میں ایک لفظ میں اسلام کی حقیقت بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اسلام یہ ہے کہ "تم حکم کے بندے بن جاؤ۔ اللہ کے لئے اپنی خواہشات کو قربان کر دو۔ اپنی محنتوں کو قربان کر دو۔ اپنی عداوتوں کو قربان کر دو۔ اور ایک اللہ کے حکم میں نتھ جاؤ۔ اسلام یہ ہے کہ تم ایک مردہ لاش کی طرح اپنی زندگی احکام الٰہی کے حوالے کر دو۔ اسلام یہ ہے کہ تمھارے ہاتھ پاؤں تمھاری آنکھیں اور زبان تمھارا دل و دماغ۔ تمھارے جسم کا ایک ایک ذرہ اور تمھارے لہو کی ایک ایک بوند احکام خداوندی میں بندھ جائے۔ اس طرح بندھ جائے کہ حکم الٰہی کے خلاف تمھارا نہ قدم اُٹھے نہ لب کھُلے۔ نہ آنکھ جھپکے نہ سانس چلے اور نہ دل دھڑکے۔

حضرات۔ دنیا میں بڑے بڑے نیک انسان راست باز مصلح ہادی ہوئے۔ ہر قوم میں ہوئے ہر ملک میں ہوئے لیکن واقعاتِ تاریخی ہمیشہ کے لئے گواہی دیتے رہیں گے اور اس گواہی کے سامنے ہر قوم ہر ملک ہر ملت کے لوگوں کے سر جھکتے رہیں گے۔ کہ جو بیداری اور زندگی محمد رسول اللہ صلعم کی تیئیس سالہ کوشش نے پیدا کر دی۔ جس کا دامن انسانی جدوجہد کے ہر شعبہ پر پھیلا ہوا تھا جس کا اثر افراد قبیلہ جماعت قوم اور ملک سب پر یکساں پھیلا ہوا تھا۔ جو صرف ظاہری عظمت تک محدود نہ تھی بلکہ اخلاقی، ذہنی اور روحانی بلندی کا بھی وہ سرچشمہ تھی۔ اس میں محمد رسول اللہ صلعم یکتا اور بے نظیر انسان ہیں۔

(انسائیکلوپیڈیا برٹینکا ایڈیشن گیارھواں) دنیا کی تمام مذہبی شخصیتوں میں سب سے

زیادہ کامیاب حضرت محمدؐ ہیں"

(انسائیکلوپیڈیا آف اسپاٹ) "عرب دنیا میں ایسی پراگندہ اور منتشر قوم کوئی نہ تھی کہ یکایک ایک معجزہ ظاہر ہوا۔ ان میں ایک ایسا انسان پیدا ہوا جس نے اپنی شخصیت اور دعوائے نبوت سے ناممکن کو ممکن کر دکھایا۔ یعنے پشتوں کے دشمنوں کو گلے ملا دیا"

(یونیورسل ہسٹری مصنفہ ہرس فیلڈ) "دنیا میں کسی قوم نے اس قدر جلد تہذیب حاصل نہیں کی جیسے عربوں نے واقعی اسلام کی بدولت کی"

(میور) "اوائل زمانہ سے جس کے متعلق کسی کا حافظہ کام نہیں کرسکتا عرب پر روحانی جمود طاری تھا۔ یہودی اور مسیحی مذہب نے ہر چند کوشش کی لیکن ان کا اثر بس ایسا ہی عارضی تھا جیسے ہوا کا جھونکا سطحِ آب پر حباب تو پیدا کر دیتا ہے لیکن سطح کے نیچے کوئی جنبش پیدا نہیں ہوتی۔ یہ لوگ توہمات ظلم۔ اور بدکاری کے گہرے غار میں پڑے تھے۔ شدید درجہ کی بت پرستی ان کا مذہب تھا اور ان دیکھی چیزوں سے ڈرتے رہنا ان کا ایمان ..... ہجرت سے ۱۲ سال پہلے مکہ لیکن تن بے جان کی طرح بے حس و حرکت پڑا تھا۔ اِن تیرہ سالوں میں جو تغیر آگیا وہ کیسا ہوشربا ہے اہل مدینہ ایک مدت سے یہودی صداقت کا غلغلہ سنتے چلے آئے تھے مگر وہ بھی خواب غفلت سے اسی وقت بیدار ہوئے جب پیغمبر عربی کی روح فزا صدا ان کے کانوں میں گونجی جس سے یکایک ان میں ایک نئی سرگرم زندگی پیدا ہو گئی"

آنحضرت صلعم کے اخلاق و عادات کی تصویر آپ کی بہترین راز دار آپ کی

بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان الفاظ میں کھینچی ہے کہ آپ کا خلق قرآن تھا۔ یعنی قرآن شریف میں جس قدر بلند اخلاق کا ذکر ہے وہ سب آپ میں پائے جاتے تھے۔ اور آپ قرآن شریف کی تعلیم مجسم تھے۔ اگر علمی رنگ میں اخلاقی تعلیم قرآن میں موجود ہے تو عملی رنگ میں آنحضرت صلعم کی زندگی میں موجود ہے۔

(لارڈ ہیڈلے فاروق) "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ صرف ایک پہلو کے مبلغ نہیں ہیں وہ معافی۔ رحمدلی۔ فیاضی کے ساتھ ساتھ جرأت اور مردانگی کا بھی سرچشمہ ہیں اور عدل و سچائی کو قائم کرنا بھی آپ کے پیشِ نظر ہے"۔

(لین اسٹینلے پول) "پیغمبر اسلام کی باخلاص دوستی شریفانہ فیاضی بے خوف شجاعت اور پُر از اُمید سیرت ہر قسم کی نکتہ چینیوں سے بالاتر ہے اور انسان کو تعریف و توصیف پر مجبور کرتی ہے"۔

آپ کا پیغام آپ کی زندگی کا مغز تھا آپ یہ پیغام قوم کو سُناتے تھے اور اس شان سے سُناتے تھے کہ معلوم ہوتا تھا کہ آپ کو اپنے منصب و اعزاز کی بلندی کا علم ہے۔ اس کے ساتھ ہی آپ میں ایک نہایت ہی پُر اثر انکسار بھی موجود ہوتا تھا اور اس کا سرچشمہ اسی خیال پر تھا کہ انسان ایک نہایت ہی کمزور ہستی ہے۔

(مورخ ریو انڈ یا سواتھ اسمتھ) "نیرنگیٔ اتفاق ہے جو تاریخ میں اپنی مثال نہیں رکھتی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وقت میں تین چیزوں کی بنیاد ڈالی ہے۔ قوم کی سلطنت کی اور مذہب کی۔ اور ایک ایسا شخص ہو کر جو لکھ سکتا تھا نہ پڑھ سکتا تھا آپ نے دنیا کو ایک ایسی کتاب دی ہے۔ جو ایک ہی وقت میں نظم بھی ہے۔

قانون بھی ہے۔ کتاب الدعا بھی ہے اور بشارتوں کی مقدس کتاب بھی ہے اور آج کے دن تک تمام نسل انسانی کا پانچواں حصہ اس کی طرز تحریر۔ سچائی اور معقولیت کو ایک زندہ معجزہ سمجھتا ہے۔ پیغمبر اسلام نے اسی ایک معجزے کا دعوی کیا تھا اسے قائم اور دائم معجزہ قرار دیا تھا۔ اور یہ واقعی معجزہ ہے۔"

(از مسٹر شانتا رام ایم اے پروفیسر اندرا کالج بمبئی) "میں نے اپنے جیون (زندگی) کا زیادہ تر حصہ مشاہیر کے سوانح حیات کے پڑھنے میں صرف کیا ہے میں پورے وشواس (یقین) کے ساتھ کہتا ہوں کہ حضرت محمدؐ صاحب ایک ایسے مہاپُرش ہیں کہ ان کے مقابلے کا انسان روئے زمین کی تاریخ پر نظر نہیں آتا۔"

(برنارڈ شا ادیب و فلاسفر) "میں نے حضرت محمدؐ کی سیرت کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ بلند پایہ انسان تھے۔ میری رائے میں انھیں انسانیت کا نجات دہندہ کہنا چاہیے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر ان جیسا انسان موجودہ دنیا کا ڈکٹیٹر بن جاتا تو اس کے پیچیدہ مسائل ایسے طریق پر حل کر دیتا کہ انسانی دنیا مطلوبہ امن و راحت کی دولت سے مالا مال ہو جاتی۔" (مہاتما گاندھی)

"اسلام اپنے شاندار زمانے میں غیر روادار نہیں تھا بلکہ تمام دنیا اس کی تعریف کر رہی تھی اُس وقت جبکہ مغربی دنیا اندھیرے میں غرق تھی افق مشرق کا ایک روشن ستارہ چمکا جس سے بے چین دنیا کو روشنی اور تسلی نصیب ہوئی اسلام جھوٹا مذہب نہیں ہے ہندوؤں کو بھی اس کا اسی طرح مطالعہ کرنا چاہیے جس طرح میں نے کیا ہے۔ پھر وہ بھی میری ہی طرح اس سے محبت کرنے لگیں گے۔ میں پیغمبر اسلام کی زندگی کا مطالعہ کر رہا تھا جب میں نے کتاب کی دوسری جلد بھی

ختم کری تو مجھے افسوس ہوا کہ اس عظیم الشان زندگی کا مطالعہ کرنے کے لئے اب میرے پاس کوئی اور کتاب باقی نہیں ہے۔ اب مجھے پہلے سے بھی زیادہ یقین ہوگیا ہے کہ یہ تلوار کی قوت نہ تھی جس نے اسلام کے لئے دنیا کا میدان فتح کیا۔ بلکہ یہ پیغمبر اسلام کی انتہائی سادگی آپ کی بے نفسی، وعدہ وفائی اور بے خوفی تھی یہ آپ کا اپنے دوستوں اور پیروؤں سے محبت کرنا اور خدا پر بھروسہ رکھنا تھا۔ یہ تلوار کی قوت نہیں تھی بلکہ یہ اوصاف اور خوبیاں تھیں جس سے تمام رکاوٹیں ہٹ گئیں اور آپ تمام مشکلات پر غالب آئے۔"

(جنوبی افریقہ کے ہندوستانی لیڈر سوامی بھوانی دیال سنیاسی) "دوستو۔ محمدؐ صاحب کے سوانح حیات سب کے لئے نمونہ ہیں اور ان کی تعلیمات سے ہر قوم اور ہر دھرم کے لوگ خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ محمدؐ صاحب نے اُخوت اور مساوات کی بے مثال و بے بہا تعلیم دے کر دنیا پر ایک بہت زبردست احسان کیا ہے۔ اسلام میں سب سے زیادہ قابلِ تعریف اور خوبی کی بات یہی "برابری اور بھائی چارہ" ہے۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو اپنے برابر اور اپنا بھائی سمجھتا ہے خواہ اس کی پوزیشن یا رنگ یا قومیت کوئی بھی ہو۔ کالے گورے امیر و غریب ایشیائی افریقی کی اسلام میں کوئی تفریق نہیں۔ محمدؐ صاحب کی ہمت و جرأت اور عزم و استقلال نے دنیا میں مسلمانوں جیسی بہادر اور خدا پرست قوم کو پیدا کیا ہے جس کی سلطنت زیادہ دن نہیں گذرے ہیں کہ ہفت اقلیم پر چھائی تھی۔ سارے عالم میں اس کے نام کا ڈنکا بج رہا تھا اور کوئی دوسری قوم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔ یہی مسلمان آج اس قدر تباہ و خراب اور خستہ حال اور پریشان کیوں نظر آتے ہیں۔ ان کی گردنوں میں

غیروں کی غلامی کا جوا کیوں پڑا ہے۔ اس کا سبب اس کے سوائے اور کچھ نہیں ہے کہ محمدؐ صاحب کی تعلیم سے مسلمان کوسوں دور ہٹ گئے ہیں۔ محمدؐ صاحب کے نام لیوا چاہیں تو اپنی کھوئی ہوئی عظمت وعزت کو دوبارہ واپس لا سکتے ہیں۔ اگر وہ حقیقی طور پر محمدؐ صاحب کے زبردست عزم و استقلال جرأت و ہمت اور اخلاق و رواداری کو پھر اپنا بنالیں۔"

(مسٹر بی ایس کشالیہ بی۔اے۔ڈی۔ای (لندن) ڈپٹی انسپکٹر مدارس کورگ)

"بیشک محمدؐ ایک سچے پیغمبر تھے۔ سچے محمدؐ کے متعلق میرے دل میں جس قدر بدگمانیاں تھیں میں روحِ محمد سے اُن کی معافی مانگتا ہوں اور علی الاعلان کہتا ہوں کہ آج دنیا میں ایک شخص کی بھی مجال نہیں ہے کہ وہ حضرت محمدؐ کے کیریکٹر پر سیاہ داغ لگا سکے۔ میری درخواست ہے کہ جن بھائیوں نے اسلام کا لٹریچر نہیں پڑھا وہ اسے ضرور پڑھیں کیونکہ وہ زمانہ قریب آگیا ہے جبکہ تم سب کو اسلام کا لٹریچر تلاش کرنا پڑے گا۔"

(مسٹر بلدیو سہابی اے) "دنیا کے تمام رسولوں اور پیغمبروں میں گوتم بدھ اور حضرت مسیح کو بہت ہی امتیازی درجہ حاصل ہے لیکن تاریخ یہ بتانے سے قاصر ہے کہ ہند کے ریفارمر (بدھ) کا عمل کیا تھا۔ اور حضرت عیسیٰ جو اخلاق کا بہترین سبق دیا کرتے تھے ان کے اپنے اعمال بھی ان کے اقوال کی تائید کرتے تھے یا نہیں لیکن مکہ کا اُمی پکار پکار کر کہتا تھا کہ جو کچھ تم کرتے نہیں ہو اس کو کہتے کیوں ہو؟ وہ اپنی تعلیم کا آپ نمونہ تھا۔ پیغمبر اسلام جو بات مجلسوں میں کہتے اس کو گھر کی چہار دیواری کے اندر بھی ادا فرماتے۔ اخلاق و عمل کی جو باریکی دوسروں کو سکھاتے

اس کے عمل کا پہلے خود نمونہ بن جاتے۔"

(تقریر صدارت بابو مکٹ دھاری پرشاد بی اے ایل ایل بی گیا) "بیشک اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے لیکن اس کی تلوار لوہے کی نہ تھی بلکہ حضرت محمدؐ کے اخلاق و عفو اور پاکیزہ عادات و خصائل کی تلوار تھی ان بے بہا اوصاف اور قیامت تک نہ مٹنے والی سبق آموز تعلیمات کی تلوار نے گردنیں نہیں کاٹیں بلکہ دلوں کو جوڑا اور ایک رشتے میں پرو دیا۔"

"میں سب سے پہلا درجہ مساوات کو دیتا ہوں۔ اسلام نے آقا ہو یا غلام غنی ہو یا مفلس، گورا ہو یا کالا ہر فرد مسلم کو سوسائٹی میں مساوی درجہ عطا کیا ہے محمدؐ صاحب کی تعلیم میں حسب و نسب کی کوئی گنجائش نہیں ہے بلکہ عزت و بزرگی معیارِ عمل اور صرف عمل پر ہے۔" شعر

آگیا عین لڑائی میں اگر وقتِ نماز قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قوم حجاز
ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

(راجہ رادھا پرشاد سنہا بی اے ایل ایل بی آف تیلو تھو اسٹیٹ) "ہادیٔ عالم کا ہر قول اور ہر فعل استقامت اور سچائی کے سانچے میں ڈھلا ہوا تھا۔ حضورؐ کی زندگی کا ہر واقعہ انسانی قوت سے باہر معلوم ہوتا ہے اگر حضورؐ رحمت اللعالمین اور نمونۂ خلق نہ ہوتے تو آج دنیا توحید پرستوں سے خالی نظر آتی۔ وہ کامل و اکمل کتاب جو اپنی تعریف و توصیف میں "لاریب فیہ" کا زبردست استدلال رکھتی ہے اس عدیم النظیر اور فقید المثال ہستی کے اخلاقی محامد و محاسن پر "اِنَّكَ لَعَلٰی

خُلُقٍ عَظِیۡمٍ" کی مہر تصدیق ثبت کر رہی ہے"۔۔۔۔ "لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ"۔ (اے محمد تم اخلاق کے بڑے درجے پر ہو)۔

ابتدائے آفرینش سے آج تک کسی نے بھی اخلاق و مروت، تہذیب شائستگی، متانت و سنجیدگی، شرم و حیا، تحمل و برداشت، صبر و شکیب، ایفائے وعدہ و پابندیٔ عہد، ہمدردی و مواسات کا ایسا زبردست اور موثر ثبوت بہم نہیں پہنچایا جیسا کہ حضور انور نے۔ مذہبی تاثرات سے قطع نظر جب ہم غور کرتے ہیں تو وہ ہستی محامد و محاسن کا مجموعہ نظر آتی ہے"۔

(مسٹر ٹی آر سنہا صاحب ایم اے میمبو برما) "آپ فرماتے ہیں کہ یورپ کے لوگوں نے نجوم۔ جہاز رانی اور ریاضی اسپین کے موروں (عربی قوم) سے سیکھ کر ان علوم کو اپنے ملک میں پھیلایا۔ اسپین کے موروں سے انھوں نے معماری سیکھی اور اپنے ملک میں داخل کی۔ چند شعر بھی فرمائے ؎

لبرٹی میں جو آج فائق ہیں سب سے — بتائیں کہ لبرل بنے ہیں وہ کب سے

فصاحت کے دفتر تھے سب گاؤ خوردہ — بلاغت کے رستے تھے سب ناسپردہ

اُدھر روم کی شمعِ انشا تھی مردہ — اِدھر آتشِ پارسی تھی فسردہ

یکایک جو برق آکے چمکی عرب کی — کھُلی کی کھُلی رہ گئی آنکھ سب کی

"محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں تم جیسا ایک انسان ہوں میری بڑائی صرف ایک بات پر ہے کہ خدا نے مجھکو اپنا پیغام تمھارے پاس پہنچانے کے لئے چنا ہے۔ "قل انما انا بشرٌ مثلکم یوحیٰ الیّ"۔ (اے پیغمبر انھیں کہدو کہ میں تمھارے جیسا انسان ہوں مگر ہاں میری طرف وحی کی جاتی ہے"۔

برادرانِ وطن اب وقت آگیا ہے۔ کہ ہم اپنے مذہبی تفرقات پر زیادہ زور نہ دیں اور باوجود مذہبی تفریق کے خوشگوار تعلقات قائم رکھیں۔ غیر قومیں ہمارے آپس کے نفاق سے خوش ہوتی ہیں کاش کہ دیگر مذاہب کے لوگ بھی اپنا اپنا یوم النبیؐ منائیں اور سب کو دعوت دے کر اپنی فراخدلی کا ثبوت دیں۔

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیَر رکھنا

ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس بین الاقوامی اخوت اور متحدہ انسانیت کے پیغام کو دنیا میں لائے اس کی نشر و اشاعت کے لئے آپ نے کیا وسائل اختیار کئے؟ اس بارے میں قرآن کی تعلیم بالکل صاف تھی:

(۱) لا اکراہ فی الدین۔ "دین میں کوئی جبر نہیں"

(۲) وجادلھم بالتی ھی احسن۔ "ان سے بحث کرو خوبصورتی کے ساتھ"

(۳) ہر ایک بستی میں خدا کا نبی آیا ہے۔ اِن نبیوں کی عزت و تعلیم میں کوئی مغائرت یعنی (غیریت) پیدا نہ کی جائے۔

یہ تینوں احکام اشاعتِ اسلام کی تلواریں ہیں جو عرب میں چلیں اور اس کے بعد اسلام کے تاجر اور مبلغ سماترا۔ جاوا اور چین جہاں جہاں گئے وہاں چلیں اور کامیاب ہوئیں۔

۶ھ میں حضرت دِحیہ کلبی قیصرِ روم ہرقل کے پاس پیغمبرِ اسلام کا خط لے گئے۔ قیصر نے مخالفین اِسلام (ابوسفیان و ابولہب) کو دربار میں بلاکر

محمد عربی صلعم کے متعلق تصدیق کی اور پھر سرِ دربار اپنی تحقیق کے نتائج کا اعلان کردیا۔ اس نے کہا:

"حضرت محمد صلعم میں نبیٔ موعود کی علامتیں پائی جاتی ہیں مجھے توقع ہے کہ وہ ایک دن شام اور بیت المقدس کا وارث ہوگا"

خطاب بہ اقوامِ عالم۔!۔!

اسلامی برادری کا قانون اور عمل بالکل صاف ہے۔ اے فرزندانِ آدم اے باشندگانِ زمین تم زمین کے کسی گوشے میں رہو، کوئی زبان بولو، کوئی مذہب اور قومیت اختیار کرو، تم مسلمان ہو یا غیر مسلم، حاکم ہو یا محکوم، دوست ہو یا دشمن، آزاد ہو یا غلام (اسیر) معاہد ہو یا ذمّی، تم نے دیکھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دامنِ اخوت میں تم سب کے لئے مساوات کا مقام ہے، تمام دنیا کے نبیوں اور کتابوں کے لئے عزت ہے، تمام مذاہب کی عبادت گاہوں کے لئے حفاظت ہے، فقیروں اور قیدیوں کے لئے برابری کی عزت اور آزادی ہے، اے اقوامِ عالم! محمد عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا پیغام سمجھو، یہی وہ بزمِ محبت ہے جہاں مشرق و مغرب کی روحیں آپس میں بغلگیر ہوں گی اور کائناتِ عالم کی فضائیں، اتحاد و اخوت کے خوشگوار نغموں سے شاداب اور نہال ہوجائیں گی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

نعتیں
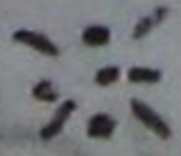
آ گئے خیر البشرؐ دنیا میں لے کر امن کو
دہر سے خوشتر وہ ظلمِ ناروا جاتا رہا

وہ ہے قابلِ حمد ذاتِ خدا
یہ سارا جہاں جس نے پیدا کیا

محمدؐ ہیں اس کے نبیؐ مرحبا
جو اُمت کی کشتی کے ہیں ناخدا

شرف بخش کر اس نے معراج کا
محمدؐ کو دیدارِ دکھلا دیا

وہی جلوۂ دشتِ ایمن بنا
وہی طور پر آشکارا ہوا

وہی بادشاہوں کا ہے بادشا
نہیں اس کا ثانی کوئی دوسرا

بتائی صراطِ ہدایت ہمیں
کہ قرآنِ پاک اس نے نازل کیا

فرشتوں سے افضل بنایا ہمیں
فرشتوں کو معصوم پیدا کیا

بنائے بڑے آسمان و زمیں
بڑا لیکن انساں کو رتبہ دیا

اسی نے یہ عیسیٰؑ کو بخشا کمال
دئے جس نے دنیا میں مُردے جِلا

کیا جس نے یوسفؑ کو سب سے حسیں
اسی نے زلیخا کو شیدا کیا

یہ شمس و قمر یہ زمیں آسماں
اشارے پہ چلتے ہیں اس کے سدا

اسی کے ہیں یہ آسمان و زمیں
اسی نے ستاروں کو بخشی جِلا

قمر کو اسی سے ملی روشنی
یہ سورج کو جس نے اُجالا دیا

وہی دو جہاں کا ہے روزی رساں
اسی کے ہیں محتاج شاہ و گدا

اسی سے ہے گلزار سارا چمن
وہی ہے گلوں میں سمایا ہوا

وہی ہم پہ کرتا ہے رحم و کرم
وہی سرکشوں کو ہے دیتا سزا

وہی ایک معبود ہے بس وہی
نہیں کوئی اس کے سوا دوسرا

وہ قہار بھی اور وہ غفار بھی
وہی ہوگا منصف بھی روزِ جزا

نہیں التجا کوئی خالی گئی
طلب اس سے جو کچھ کیا مل گیا

وہی پوری کرتا ہے دل کی مُراد
اسی سے ہے خوشتر کی ہر التجا

راہِ ہدایت

اے تعالیٰ اللہ کیا قرآں نازل کر دیا
حق کو حق جس نے کیا باطل کو باطل کر دیا

اپنے بندوں کو دیا راہِ ہدایت کا سبق
کام اہلِ کفر کا مشکل سے مشکل کر دیا

کہہ دیا خود "دین کم الیوم اکملت لکم" جب دین کو
تو نے دینِ مصطفیٰؐ دنیا میں کامل کر دیا

راہِ دنیا بھی دکھائی راہِ عقبیٰ بھی ہمیں
انتظامِ زندگی منزل بہ منزل کر دیا

بارک اللہ کی عطا دولت قناعت کی ہیں
یعنی اس نے جیتے جی جنّت میں داخل کر دیا

نارِ نمرودی ہوئی گلزار ابراہیمؑ کا
تو نے حق کو حق کیا باطل کو باطل کر دیا

جس نے سرکارِ محمدؐ کی غلامی کی قبول
تو نے اس انسان کو انسانِ کامل کر دیا

مرحبا محبوبؐ کا احمدؐ لقب آیا پسند
تو نے اپنے نام میں اک میم شامل کر دیا

کر کے برتر تو نے سب سے اُمتِ خیر الانام
بندگانِ خاص میں خوشتر کو شامل کر دیا

دل کے مکان میں

جسے دیکھتے تھے گمان میں — جسے ڈھونڈتے تھے بیان میں
جو ملا نہ سارے جہان میں — وہ مکیں ہے دل کے مکان میں

نہ خوشی تھی کچھ نہ ملال تھا — وہ کھُلا کہ مر کے جو حال تھا
مری زندگی کا خیال تھا — مرا تھا وجود گمان میں

مجھے اک جھلک سی دکھا گئے — مرے دل پہ بجلی گرا گئے
مجھے محوِ جلوہ بنا گئے — یہ غضب کیا ہے اک آن میں

نہ میں ذکر قہر و غضب کروں — نہ بیانِ رنج و تعب کروں
کہیں عرض حال تو جب کروں — کہ اثر ہو غم کے بیان میں

دل و جاں کو میں نے جلا دیا — ترے غم میں خود کو مٹا دیا
مجھے پھر بھی تو نے بھُلا دیا — یہی غم ہے مجھ کو جہان میں

کہیں کیا کہ ہم نے بھی کیا کیا — نہ بھلا کیا نہ بُرا کیا
گذر اس طرح سے ہوا کیا — رہے رہن مے کی دوکان میں

یہ بیانِ خوشتر ناتواں — وہ ثنائے مالک دو جہاں
کروں کس طرح سے بیاں یہاں — نہیں تاب میری زبان میں

اعترافِ گناہ

مجھے تو عزیز ہے چاہتا ہوں کہ ہو رہوں تری چاہ کا
مری زندگی کو نواز کر مجھے دے سلیقہ نباہ کا

جو سفر میں نقشِ قدم کہیں نظر آئے واقفِ راہ کا
وہیں بیٹھ جا کہ وہی مقام ہے رفعتوں کی پناہ کا

نہیں دور میری فروتنی سے مقام عزت و جاہ کا
بد و نیک میری نظر میں ہیں یہ کرم ہے تیری نگاہ کا

ہے بڑا بڑوں سے غلام بندۂ بارگاہِ الٰہ کا
یہ عروجِ عجز ہی بندگی میں تو شاہکار ہے شاہ کا

وہ مقام سامنے آ چلا ہے جہاں ہیں عام تجلیاں
کوئی خوف اب تو نہیں رہا مجھے اپنے روزِ سیاہ کا

مجھے درد اس نے جو دیدیا یہ ہزار دین کی دین ہے
دلِ بیقرار بتا سوال اب آہ کا ہے کہ واہ کا

مجھے فخر ہے مجھے ناز ہے کہ تجھی سے رسمِ نیاز ہے
ہے یہی مقام پناہ کا یہی گھر ہے عزت و جاہ کا

نہ یہ جرم ہے نہ خطا مری یہ مرے نصیب کی بات ہے
کہ مری سرشتِ حیات ہی میں لکھا ہے لفظ گناہ کا

تری رحمتوں نے بچا لیا مجھے لیکے دامنِ عفو میں
کبھی آگیا جو خیال بھی مرے دل میں رسمِ گناہ کا

کبھی بحرِ شوق میں غرق ہوں کبھی محوِ رسمِ نیاز ہوں
مرے حال پر ہے ترا کرم کہ ملا ہے مشغلہ جاہ کا

مری گمرہی مجھے لے چلی ہے کہاں کسی کو خبر نہیں
جسے لوگ کہتے ہیں بے خودی وہ چراغ ہے مری راہ کا

مری لغزشوں پہ نظر نہیں یہ کرم کی شان تو دیکھیے
مجھے رحمتوں کی ملی پناہ یہ ہے ثواب گناہ کا

مجھے خوش تر اب تو وہ دے ہی دیں جو سزا ہو جرمِ عشق کی
کہ جب اعترافِ گناہ ہے نہیں کوئی کام گواہ کا

نعتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہمیشہ روح کرتی ہے طواف آقاؐ کے مرقد کا
بنا آنکھوں کی زینت جب سے نقشہ سبز گنبد کا
میری ہستی ہے مخمور نشہ وحدت کی آمد کا
پیا ہے جب سے پیمانہ مے حُبِ محمدؐ کا
لئے جاتا ہوں میں دل میں تصورِ نورِ احمدؐ کا
رہے گا حشر تک قائم اُجالا شمعِ مرقد کا
وہیں سے زندگی نے عزت و توقیر پائی ہے
جہاں سے سلسلہ قائم ہے عرفانِ محمدؐ کا
ہوئے بت سر بسجدہ ہل گئیں کعبہ کی دیواریں
تعالی اللہ نقشہ سرورِ عالمؐ کی آمد کا

ہدایت پیروی ہے اہلِ دیں اصحابؓ والا کی
درخشندہ ستارہ ہے ہر اک بزمِ محمدؐ کا
کیا پیدا خدا نے جس کی خاطر دونوں عالم کو
ہر اک ذرہ میں ہے جلوہ اُسی نورِ مجردؐ کا
الف اللہ کا ہے یہ کہ نورِ ذات کا مظہر
بحمد اللہ جمال قامتِ زیبا محمدؐ کا
اِدھر ہے نور ہی نور اور اُدھر ظلمت ہی ظلمت ہے
محمدؐ مصطفیٰ کا دیں ہے میل اِس راہ میں حد کا
سرِ محشر ٹھکانا ہے مرا دامانِ رحمت میں
زہے قسمت میرے ہاتھوں میں دامن ہے محمدؐ کا
محمدؐ مصطفیٰ کی ذات اِک نورِ مجسم ہے
یہاں ہے روشنی ہی روشنی سایہ نہیں قد کا
میرے رتبہ پہ اے خوشتر فرشتے رشک کرتے ہیں
کہ میں خادم ہوں ادنیٰ سا غلامانِ محمدؐ کا
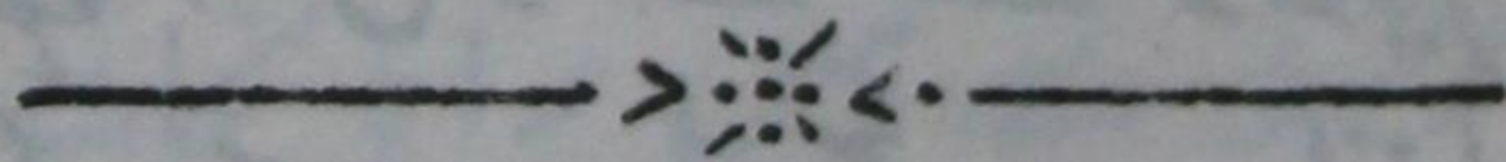
ترا خُلقِ عظیم

جب سے دیکھا ہے جمالِ رُخِ زیبا تیرا
سر میں رہتا ہے اسی وقت سے سودا تیرا

بزمِ عالم میں ہر اک سمت ہے چرچا تیرا
رونقِ کون و مکاں آج ہے جلوہ تیرا

نورِ وحدت سے مزین ہے سراپا تیرا
کھینچ لیتا ہے دلوں کو قدِ بالا تیرا

تیر گئی غم دنیا کا کہیں ڈر نہ رہا
جب سے دیکھا ہے زمانے نے اُجالا تیرا
نفسی نفسی کی گھڑی اُف یہ قیامت کا سماں
انبیاؑ ڈھونڈتے پھرتے ہیں سہارا تیرا
شَر سے ہستی کے اُسے پھر کوئی مطلب نہ رہا
جو بشر ہوگیا تقدیر سے شیدا تیرا
مشعلِ راہِ ہدایت ہے ترا خُلقِ عظیم
سب سے اونچا ہے علم اے شہِ بطحا تیرا
ہم گنہگاروں کی محشر میں بنادی بگڑی
مرحبا یہ کرمِ عام ہے مولا تیرا
بخش دی راہ بری دونوں جہاں کی تجھ کو
خود خداوند جہاں ہوگیا شیدا تیرا
منبعِ جود و سخا ہے تری ذاتِ اقدس
اپنے بیگانے سبھی کو ہے سہارا تیرا
مل گئی تیرے توسّط سے ہمیں راہِ نجات
ہم پہ کتنا ہے کرم اے شہِ والا تیرا
باغِ اُمید کہیں جلد ہو سر سبز اس کا
لا کے خوشتر کو دکھا گنبدِ خضرا تیرا

سبھی کو مصطفیٰ کی آرزو ہے

مجھے خیر الوریٰ کی آرزو ہے
محمد مصطفیٰ کی آرزو ہے
حبیبِ کبریا کی آرزو ہے
امام الانبیاء کی آرزو ہے

مجھے ارماں نہیں خُلدِ بریں کا
مدینہ ہے نظر میں شاہِ دیں کا
ٹھکانہ ہے جہاں لوحِ جبیں کا
در دار الحدا کی آرزو ہے

بہار اپنی نہیں بادِ صبا پر
یہاں ہے کچھ نیا سودا نیا سر
جو لائے خاکِ طیبہ کی اُڑا کر
اُس آندھی اُس ہوا کی آرزو ہے

دکھا دیں خواب میں آکر وہ جلوا
مدینہ میں بُلا لیں مجھ کو آقاؐ
مری یہ بھی ہے وہ بھی ہے تمنا
حصولِ مدعا کی آرزو ہے

رہے گی دوریٔ منزل کہاں تک
پہونچ جائیں گے شاہ دوجہاں تک
رسائی ہو ہی جائے گی وہاں تک
کہ یہ بخت رسا کی آرزو ہے

ستائے گی ہمیں کیا فکرِ عقبیٰ
وسیلہ ہے ہمارا شاہِ بطحیٰؐ
گنہگاروں کو ہے اُن کا سہارا
حبیبؐ کبریا کی آرزو ہے

قطبؒ ہوں غوثؒ ہوں یا انبیاءؑ ہوں
ولی اللہ ہوں یا اصفیا ہوں
وہ قدسی ہوں کہ خاصانِ خدا ہوں
سبھی کو مصطفیٰؐ کی آرزو ہے

اُنھیں عرفاں بھی ہے اور آگہی بھی
اُنھیں غم بھی ہے اور غم کی خوشی بھی
اُنھیں کی زندگی ہے زندگی بھی
جنھیں شاہِ ہُدیٰؐ کی آرزو ہے

دولتِ دین و دنیا

نبی ﷺ مصطفیٰ کا مقام اللہ اللہ — مدینہ ہے دار السلام اللہ اللہ

وہ غارِ حرا کا پیام اللہ اللہ — جہاں جس سے ہے شاد کام اللہ اللہ

محمد ﷺ کا ہوں میں غلام اللہ اللہ — یہ ہیں اور میرا مقام اللہ اللہ

نہیں کوئی طیبہ کے ساقی سے بڑھکر — دیا جس نے وحدت کا جام اللہ اللہ

محمد ﷺ نے قرآں کو لاکر جہاں میں — زمانے کا بدلا نظام اللہ اللہ

ہمیں مل گئی دولتِ دین و دنیا — نبی ﷺ کا ہے یہ فیضِ عام اللہ اللہ

یہ ہے مرحبا باعث خیر و برکت
رسول معظم کا نام اللہ اللہ

یتیموں کا مالک غریبوں کا مولا
ہے محبوب رب الانام اللہ اللہ

نبیِ مکرم سے الفت ہے جن کو
جہاں میں ہیں وہ شادکام اللہ اللہ

خدا خود بھی معراج کی شب بلا کر
نبی سے ہوا ہم کلام اللہ اللہ

نہیں اس سے بڑھ کر ہے رتبہ میں کوئی
محمد کا ہے جو غلام اللہ اللہ

محمد قیامت میں امت کو اپنی
پلائیں گے کوثر کے جام اللہ اللہ

رسولوں میں پہنچا نہ کوئی جہاں تک
محمد کا ہے وہ مقام اللہ اللہ

پہنچتی ہے در تک محمد کے خوشتر
صدائے درود و سلام اللہ اللہ

اُن کا جود و کرم

بنائے گئے اس کے جبریلؑ درباں
یہ ہے شانِ دربارِ محبوبؐ یزداں

کرم آپؐ کا ہو ملے شانِ ایماں
نظر آئیں سارے مسلماں مسلماں

ہے راحتِ جاں جو محبوبؐ یزداں
مٹے میری ساری مصیبت کے ساماں

نصاریٰ مجوسی یہودی مسلماں
رہا ان کا جود و کرم سب پہ یکساں

کہا دشمنوں نے امین اور صادق
یہ اوصاف تھے شاہِ دیں کے نمایاں

اماں بخش دی رحمت دو جہاں نے
ہوا کوئی عاجز اگر دشمنِ جاں

نبیؐ رحمتِ حق کی ایسی ہوا ہیں
جو سارے زمانے پہ چلتی ہے یکساں

ملے ان سے گلہائے وحدت جہاں کو
سجائی گئی جن سے یہ بزمِ انساں

ملے جس کے صدقہ میں ایماں کی دولت
دل وجاں سے ہوں اس پہ ہم کیوں نہ قرباں

ملا درسِ وحدت زمانے کو ان سے
بنا ان کے صدقے میں انسان انساں

بنایا گیا شافعِ روزِ محشرؐ
غریبوں کا آقا مدینہ کا سلطاںؐ

بلا لیجئے ہم کو روضہ پہ جلدی
کہ دل مضطرب ہیں نگاہیں پریشاں

درود و سلام ان پہ دائم پڑھے جا
ہوں دنیا کی سب مشکلیں تاکہ آساں

ہمیں ظلمتوں نے ہے پھر آ کے گھیرا
بہت اب تو ہیں یا محمدؐ پریشاں

بچا لیجئے ہم کو اس شور و شر سے
ہر اک لمحہ اب تو ہے محشر بداماں

دعا ہے یہ خوشتر کی محشر میں یا رب
نہ چھوٹے شہنشاہِ یثرب کا داماں

بحرِ کرم کا آسرا
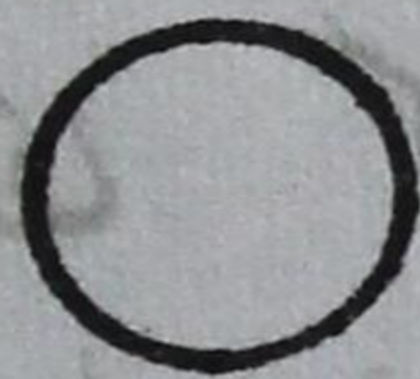
دل شکستہ ہی سہی نغمہ سُنا سکتا ہوں میں
ہاں انہی ٹوٹے ہوئے تاروں پہ گا سکتا ہوں میں
انقلابِ زیست کا طوفاں اُٹھا سکتا ہوں میں
آج پھر سوئی ہوئی قسمت جگا سکتا ہوں میں
ہو کرم اس کا تو پھر دنیا پہ چھا سکتا ہوں میں
پھر اُسی کھوئی ہوئی عظمت کو پا سکتا ہوں میں
وہ زمانہ ہے کہ اپنے بھی بنے جاتے ہیں غیر
غیر کو اس وقت کیا اپنا بنا سکتا ہوں میں
شاہِ خوباں کی جو ہو مجھ پر عنایت کی نظر
ایک پل میں دولتِ کونین پا سکتا ہوں میں
مجھ کو مل جائے اگر بحرِ کرم کا آسرا
عمر کی کشتی کو طوفاں سے بچا سکتا ہوں میں

زورِ ہمت کا فقط ان کی مدد پر ہے مدار
وہ سہارا دیں تو کوہِ غم ہٹا سکتا ہوں میں

مل گیا ہے مجھ کو قسمت ہی سے ان کا آستاں
غیر کے در پر کہاں اب سر جھکا سکتا ہوں میں

ساقیِ کوثرؐ کا متوالا ہوں اے اہلِ جہاں
جامِ جسم جامِ سفالی کو بنا سکتا ہوں میں

بن گیا ان کا جنونِ عشق میرا رہنما
سرحدِ امکاں سے بھی اب دور جا سکتا ہوں میں

ہو نہیں سکتی ہے دنیا میں شہا مجھکو نصیب
وہ خوشی جو آپ کے قدموں میں پا سکتا ہوں میں

ہاں شہِ بطحیٰؐ اگر بن جائیں میر کارواں
ہر قدم پر منزلِ مقصد کو پا سکتا ہوں میں

شاہِ یثربؐ کا اگر ہو جائے مجھ پر بھی کرم
سر کے بل خوشترؔ ابھی روضہ پہ جا سکتا ہوں میں

دو شعر

ہجوم عصیاں سے کچھ نہیں ڈر سمجھ چکا ہوں بروزِ محشر
ہے اُس کی رحمت کا سایہ سر پہ تو کیوں کہوں آسرا نہیں ہے
جو آ ہی بیٹھا ہے آج خوشتر تو ہو کے جائیگا خوش سے خوشتر
تمہارے در سے اُٹھے گا کیوں کر ابھی تو دامن بھرا نہیں ہے

جہان سے عزیز

ہے تو ہی فخر انبیاء رب کا تو ہی حبیبؐ ہے
دونوں جہاں کے دلربا شان تری عجیب ہے
ہجرِ نبیِ پاکؐ میں بات ہی کچھ عجیب ہے
عالمِ اضطراب ہے پھر بھی سکوں نصیب ہے
مالکِ دو جہاں کو بھی ہے جو جہان سے عزیز
اس کا مریضِ غم ہوں میں میرا وہی طبیب ہے

تم پہ سلام اور صلوٰۃ
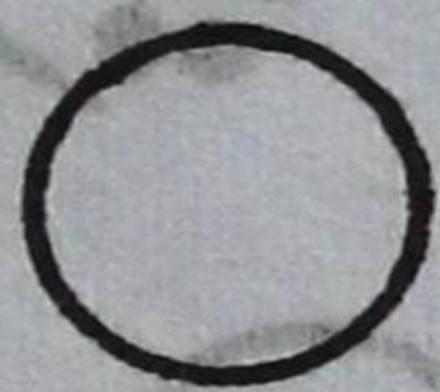
جب ہوں درود اور سلام ہم کو وسیلۂ نجات
کیوں نہ ہمیشہ بھیجیں ہم تم پہ سلام اور صلوٰت
شانِ نبیؐ سے ہے عیاں قدرتِ ربِّ کائنات
اُن کے وجود سے ہے یہ نظمِ جہانِ بے ثبات
ساری اُنھیں کے نام کی کون و مکاں میں دھوم ہے
جن کے قدم سے آج ہے رونقِ بزمِ کائنات
جاری رہیں گی حشر تک نور کی جلوہ ریزیاں
عکسِ جمالِ شاہ سے ہوں گی عیاں تجلیات
آپ کے خلق پر فدا آپ کے حسن پر نثار
ربِّ جہاں کو ہے پسند آپ کی ایک ایک بات

دینِ مُبیں کی رہبری دونوں جہاں کی سروری
جس کو خدا نے کی عطا آپؐ کی ہے وہ پاک ذات

دولتِ فقر بھی ملی دولتِ دیں بھی مل گئی
آپؐ ملے جہاں ملا اور ملی رہِ نجات

اس کو بھلا ہو خوف کیا گرمیٔ آفتاب کا
حشر میں جس کے سر پہ ہو سایۂ فخرِ کائناتؐ

رہبرِ دینِ حق کا یہ ہم پہ کرم تو دیکھئے
درسِ کلامِ پاک سے مل گئی منزلِ حیات

اُس کے لئے قریب ہیں دونوں جہاں کی برکتیں
جس کو نصیب سے ملے قربتِ فخرِ کائناتؐ

صَلِّ عَلٰی محمدٍؐ، صَلِّ عَلٰی محمدٍؐ
ذکرِ حبیبِؐ کبریا آج ہے باعثِ نجات

اس میں سرورِ زیست کا ایک جہان بن گیا
جب سے جہاں پہ ہو گئی ان کی نگاہِ اِلتفات

فرشِ زمیں پہ جب ہوئی نورِ نبیؐ سے روشنی
مٹ گئی صاف مٹ گئی تیرگیٔ شبِ حیات

خوشتر ناتواں کی اب تجھ سے دعا ہے اے خدا
چھوٹے نہ اس کے ہاتھ سے دامنِ فخرِ کائناتؐ

حمد کے متفرق مقطعے

تیرے سوا غرض نہ ہو اُس کو کسی سے اے خدا
خوشترِ غم زدہ کی یہ تجھ سے دُعا مدام ہے

●

غمِ عاقبت ہے نہ خوشتر اب غمِ زندگی ہے مرے لئے
مرے واسطے تو یہاں وہاں وہی اک خدا کی جناب ہے

●

یہ زبان خوشتر بے نوا کرے کیوں نہ شکر ترا بیاں
یہ کرم نہیں ہے تو اور کیا جو طلب سے تو نے سوا دیا

●

خوشتر وہی خدا جو نگہبان کل بھی تھا
خوش باش خوش کہ اپنا نگہباں ہے آج بھی

جو ہے مجیبِ بے کساں جو ہے خدائے دو جہاں
اُسی سے خوشترِ حزیں کبھی اب دعا گزار ہے

خوشتر اُن کا بندۂ ناچیز بن
یہ بھی تو اک صورتِ اعجاز ہے

خوشتر جوابِ رحمتِ باری نہ ہو سکا
سامان ہی نہ ہو تو گنہ گار کیا کرے

لے کر خدا کا نام چلو راہِ شوق میں
خوشتر اگر نہیں ہے کوئی رہ نما نہ ہو

تیرے فضل و کرم سے یہ خوشتر
آج دُنیائے عزّ و جاہ میں ہے

یا رب ترے سوا نہ ہو فکرِ طلب اُسے
خوشتر کی یہ دُعا ہے تری بارگاہ میں

ہمیں ہے اپنی ہی کوتاہ دامنی کا گلہ
ترے کرم میں تو یا رب کمی نہیں ہوتی

الٰہی التجا خوشتر کی ہے تجھ سے کہ محشر میں
مرے عصیاں چھپیں سارے تری رحمت کے دامن میں

تری کچھ خطائیں تو آ ہی جائیں گی خوشتر اُس کو پسند بھی
کہ کریم ہے وہ رحیم ہے وہ غفورِ نکتہ نواز ہے

نعت کے متفرق مقطعے

خوشتر نبیؐ کا خوانِ کرم ہے خوشا نصیب
مہمان خانۂ پروردگار میں

مری کشتی کو خوشتر خوف ہو کیوں بحرِ عصیاں کا
رسائی جب مری محبوبِ ربِّ دو جہاں تک ہے

مقدر جاگ اُٹھتا زندگی بنتی مری خوشتر
اگر یثرب کی جانب کارواں میرا رواں ہوتا

●

خوشتر خوش زباں ہو کیا شانِ حبیبؐ کا بیاں
ایک اُنھیں کی ذات ہے موجبِ نازشِ بشر

●

بُلا لیں وہ مدینے مجھ کو ارماں ہے یہی خوشتر
کروں میں پیش خود جا کر درِ شہ پہ سلام اپنا

●

یا نبیؐ خوشتر کو ہے بس آپ ہی کا آسرا
سُنتے ہیں محشر میں کوئی آسرا ہوتا نہیں

●

سب کچھ آسان ہے اُن کے لئے مشکل نہیں کچھ
وہ اگر چاہیں تو مشکل مری آساں کر دیں

●

میں تو محشر میں یہی اُن سے کہوں گا خوشتر
اپنی رحمت کے حوالے مرے عصیاں کر دیں

●

یہ ہے حشر خوشتر ناتواں یہاں نفسی نفسی کا ہے سماں
مجھے اب ہجومِ گناہ میں شہِ دوسراؐ کی تلاش ہے

سلام بحضور سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کس شان سے سرورؓ مقتل میں مولا کی عبادت کرتے ہیں
تیروں کی بارش میں بھی ادا احکامِ شریعت کرتے ہیں

باطل کے نرغوں میں بھی وہ اظہار صداقت کرتے ہیں
یہ آلِ نبیؐ کی ہمت ہے جو حق کی حمایت کرتے ہیں

اسلام کا ڈنکا بجتا ہے دنیا یہ جلا ہو جاتی ہے
جب نوشِ زمینِ کوفہ پر وہ جامِ شہادت کرتے ہیں

زندہ وہ ہمیشہ رہتے ہیں یہ بات حقیقت رکھتی ہے
سر دے کے جہاں میں اے ہمدم جو دیں کی حفاظت کرتے ہیں

جو سبطِ پیمبرؓ پر گزری وہ وقت کے ساتھ گئی گزری
بد بخت شقی دوزخ میں اب احساسِ مصیبت کرتے ہیں

حضرت کی قدمبوسی کے لئے آتا ہے فلک بھی جھک جھک کر
میدانِ وغا میں ابنِ علیؓ جس وقت اقامت کرتے ہیں

وہ دل سے تعلق رکھتی ہے جو بات بھی ہونی ہوتی ہے
دیدار کی جن کو حسرت ہے اِک دن وہ زیارت کرتے ہیں

وہ راہِ خدا میں سر دے کر سب اہلِ جہاں کو اے خوشتر
پیغامِ شریعت دیتے ہیں اعلانِ صداقت کرتے ہیں

پاک داماں ہیں حسینؓ

ابن حیدرؓ واقفِ اسرارِ یزداں ہیں حسینؓ
جانِ زہرہؓ آشنائے رازِ پنہاں ہیں حسینؓ

تیرگی زیست میں شمع فروزاں ہیں حسینؓ
ہاں شبِ تاریکِ غم کے ماہِ تاباں ہیں حسینؓ

مشعلِ راہِ طریقت ہیں درخشاں ہیں حسینؓ
مرحبا ہم تیرہ بختوں کے نگہباں ہیں حسینؓ

نوجوانوں کا سہارا عاصیوں کے چارہ گر
خلد کے رہبر شہنشاہِ شہیداں ہیں حسینؓ

شادماں ان کے ہی دم سے ہے جہانِ رنگ و بو
دیکھیے وجہِ نشاطِ بزمِ امکاں ہیں حسینؓ

ان پہ گُل قرباں ہیں ان پہ بہاریں ہیں نثار
درحقیقت رونقِ صحنِ گلستاں ہیں حسینؓ

حادثاتِ زیست ٹل جاتے ہیں ان کے نام سے
ان کی ذاتِ پاک یکتا ہے جہانِ قدس میں
رشک کرتے ہیں فرشتے آپ کے اخلاق پر
ذرہ ذرہ حشر تک دنیا رہے گا یہ صدا
اللہ اللہ منزلِ صبر و رضا تو دیکھئے
اہلِ استبداد دیکھو یہ امامی شان ہے
جن کی قربانی سے اونچا پرچمِ اسلام ہے
ظلمتِ شبہائے غم کی فکر ہو اب کیوں ہمیں
بخششِ اُمت کا ساماں اُنکی چشمِ التفات
جائیے قرباں ان پر یہ عبادت دیکھئے

خود معالج خود علاج دردِ پنہاں ہیں حسینؓ
ساری دنیا کے شہیدوں میں نمایاں ہیں حسینؓ
پاک طینت پاک سیرت پاک داماں ہیں حسینؓ
عظمتِ دینِ محمدؐ کے نگہباں ہیں حسینؓ
لاشِ اکبر دیکھ کر بھی کیا پریشاں ہیں حسینؓ
اتنے ظلم و جور سہنے پر بھی خنداں ہیں حسینؓ
جن پہ نازاں ہے زمانہ وہ مسلماں ہیں حسینؓ
اے خوشا قسمت انیس شامِ ہجراں ہیں حسینؓ
عاصیوں کے واسطے رحمت کا داماں ہیں حسینؓ
یادِ حق ہی سر بسجدہ خوں میں غلطاں ہیں حسینؓ

کیوں نہ اے خوشتر زمینِ کربلا کو ناز ہو
چھوڑ کر یثرب کی بستی اس کے مہماں ہیں حسینؓ

حسینؓ جیسا بشر نہیں ہے

۱

تجھے تو ابنِ زیاد سود و زیاں کی کوئی خبر نہیں ہے
حکومت ۔۔۔ کا سر میں سودا ہے روزِ محشر کا ڈر نہیں ہے
بسی ہے دل میں بُرائی جس کے کوئی وہ اچھا بشر نہیں ہے
یزید کا ہمخیال ہے وہ حسینؓ کا ہم سفر نہیں ہے
اصولِ باطل کا حُر یہ سمجھے جہانِ حق میں گذر نہیں ہے
غرورِ دنیا ہے جن کے سر میں اُنھیں وفا کی خبر نہیں ہے
انہی پہ آلِ نبیؐ کا سایہ ہے حشر میں بھی اماں ہے اُن کو
جنھیں ہے ظلم و ستم سے نفرت جفا پہ جن کی نظر نہیں ہے
سبق یہ قربانیوں سے شہ کی جہاں میں ملتا ہے ہر بشر کو
ہمیشہ ہے فتح اہلِ حق کی کہ حق کو باطل کا ڈر نہیں ہے
لٹا ہوا قافلہ اِدھر ہے اُدھر ہے جشن یزید لیکن
اِدھر جو رونق ہے کارفرما قسم خدا کی اُدھر نہیں ہے

یہاں ہے سامان حق کا سارا وہاں ہے باطل کا دور دورہ
اِدھر جو غم ہے وہ چند روزہ اُدھر خوشی معتبر نہیں ہے

جو اہلِ شر ہیں جو اہلِ کیں ہیں اُنھیں کوئی عقل خاک دیگا
کہ جن کی دنیا میں خود ہی اپنی برائیوں پر نظر نہیں ہے

شہیدِ اعظم نے خوں سے اپنے اسے بہارِ دوام بخشی
یہ باغِ اسلام کا شجر ہے خزاں کا جس پر اثر نہیں ہے

پڑے گا محشر میں خونِ ناحق کا طوق گردن میں اہلِ کیں کے
کہ جن کی قسمت میں شامِ غم ہے مسرتوں کی سحر نہیں ہے

شکار ہو کر مرا غرض کا جنوں نہیں تھا یہ شمرِ بد کا
جواب کیا دے گا روزِ محشر جہاں کہ جائے مفر نہیں ہے

ہزاروں صابر گذر چکے ہیں مگر ہماری نظر میں اب تک
اصولِ صبر و رضا پہ قائم حسینؓ جیسا بشر نہیں ہے

محبتِ شاہِ دیں میں پیہم ثواب دارین پا رہے ہیں
عذابِ دوزخ کی فکر ہو کیا ہمیں تو عقبیٰ کا ڈر نہیں ہے

زباں میں طاقت بیاں میں وسعت کہاں ملیگی کہاں سے لاؤں
سُناؤں کیسے جہاں کو خوشتر یہ داستاں مختصر نہیں ہے

مطبوعہ ہاشمی پریس لکھنؤ